آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دس نصیحتیں

دین کو سمجھنے سیکھنے کے لیے اور دین کی فہم کے لیے انسان کو ہر لمحہ کوشش کرنی چاہیے دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو دین کو بہتر کرنے کی ضرورت نہ ہو چاہے وہ بچہ ہے جوان ہے وہ کوئی بوڑھا ہے کسی بھی حالت میں انسان دین کو چھوڑ نہیں سکتا بلکہ یوں کہنا چاہیے انسان کی زندگی کی یہ چند سعادتیں جو اللہ نے مجھے اور آپ کو دی ہیں اس وقت ہم ہوش میں اپنی زندگی کی نعمت کو استعمال کر رہے ہیں اس کی قدر ان کو پتہ ہے جن کے ساتھ آج یہ زندگی موجود نہیں ہے یہ وقت جو بہت تیزی سے ہمارے ہاتھوں سے پھسل جاتا ہے وہ جو اللہ کی یاد میں محبت میں چاہت میں گزر گیا وہی حقیقی وقت کل قیامت کے دن کام آنے والا ہے تو اس سے بہتر کوئی وقت کا استعمال نہیں ہے کہ اس وقت کو دین کے لیے پڑھنے اور سمجھنے کے لیے استعمال کیا جائے رمضان کے لمحات بھی ہوں برکتیں بھی میسر ہوں اس سے بہتر اور کوئی وقت نہیں اور کوئی رنگ نہیں ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث:

اس احادیث میں حضور نے انسان کی ساری زندگی کو سمو دیا ہے بڑے احسن طریقے سے بیان کر دیا گیا ہے ایک طویل احادیث ہے لیکن اس کے اندر ہم سب کی زندگی کی ہر مشکل کو حل کر دیا گیا ہے کائنات کے ایسے مدابر اور حکیم انسان کی گفتگو سنیں جو محبوب خدا بھی ہیں سید المرسلین، خاتم النبین بھی ہے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس چیزوں کی وصیت فرمائی کہا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس چیزوں کی وصیت کی ہے۔ یہاں وصیت کا لفظ ہے نصیحت کا لفظ نہیں ہے۔

وصیت اور نصیحت میں فرق ہوتا ہے؟؟

نصیحت کیا ہے؟

نصیحت یہ ہے جب آپ کسی کو کوئی اچھی بات کرنے کو کہیں۔

وصیت کیا ہے؟

وصیت یہ ہے کہ جب انسان کی آخری سانسیں ہوں اور وہ جو بات کرتا ہے کہ اے بندوں میں اللہ کے پاس جانے والا ہوں میرا وقت تھوڑا ہے یہ میری بات سن لو تو اسے وصیت کہتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت نہیں کی وصیت کی ہے۔ اتنا اہم معاملہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وصیت کے لفظ سے اور حضرت معاذ بن جبل نے بھی اسکو وصیت کے لفظ سے بیان کیا ہے فرمایا آپ نے مجھے دس چیزوں کا حکم دیا ہے۔ سب سے پہلے فرمایا:

ا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے:

کسی بھی حالت میں ابھی اللہ کی بارگاہ میں سب سے بڑا ظلم، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔

☆ شرک کی اقسام:

شرک کی دو چیزوں سے ہوتا ہے۔

ا۔ شرک فی ذات

۲۔ شرک فی صفات

☆ شرک فی ذات:

شرک فی ذات یہ ہے ک اللہ کی ذات کے آگے کسی کو کھڑا کر دیا جائے اور یہ کہا جائے جس طرح اللہ تعالی ایک ہے اس طرح اس کی ذات بھی ایک ہے۔ یہ ہے شرک فی ذات اللہ جیسا کوئی سمجھا جائے۔ جیسے یہ ہندو کرتے ہیں شرک فی ذات کرتے ہیں۔ یہ بتوں کو اللہ کے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بھی خدا ہے۔

☆ شرک فی صفات:

دوسرا شرک فی صفات کہلاتا ہے کہ اللہ کی صفتوں میں شریک کر دینا۔ جیسے اللہ دیکھتا ہے۔ جیسے، اللہ سنتا ہے، جیسے اللہ کر سکتا ہے کوئی اور بھی سن سکتا ہے۔ کوئی اور بھی دیکھ سکتا ہے۔ کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔ تو اسے ہم شرک فی صفات کہتے ہیں۔ جیسے اللہ دیتا ہے یہ فلاں بھی ایسے ہی دیکھتا ہے۔ جیسے اللہ دیتا ہے یہ فلاں بھی ایسے ہی سنتا ہے شرک فی صفات کہیں گے لحاظ شرک کا لفظ بہت بڑا ہے۔ اور عام طور پر

لوگ اس لفظ کو بول جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو کہتے ہیں وہ دیکھو جی فلاں شرک کر رہا ہے۔ تو اس لفظ کو بولنے سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیے کہ یہ بہت بڑا لفظ ہے۔ علماء نے اس پر بہت سختی فرمائی ہے کہ عوام کسی کو بھی شرک کا لفظ کہے یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کو شرک کا لفظ کہہ کے پکارے۔ اس لیے یہ لفظ علماء کے ہاں مقبول ہوگا اور علماء اس کو استعمال کریں گے مگر عوام اس کو استعمال نہیں کہہ سکتی نہیں بول سکتی ہمارے ہاں لوگ اس کو اس طرح آپس میں شرک شرک کہہ رہے ہوتے ہیں جیسے کوئی تحفہ پیش کر رہے ہیں شرک کا۔ یہ ظلم ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے یہ بہت بڑا معاملہ ہے

لحاظہ فرمایا: اے معاذ کسی بھی حالت میں اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا چاہے تمہیں آگ میں جلا دیا جائے یا تجھے قتل کر دیا جائے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ اللہ اپنی بارگاہ سے ہر گناہ کو بخش سکتا ہے سوائے شرک کے اللہ ہر گناہ معاف کر سکتا ہے اپنے بندوں کو ضرور معاف کر دے گا لیکن جس نے شرک جیسے ظلم کو کیا ہوگا اس کو معافی نہیں ملے گی

۲۔ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا:

یہ حضور ﷺ نے دوسرا حکم دیا۔ فرمایا:

اے معاذؓ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے بعد جس کا سب سے زیادہ تم پر حق ہے۔ وہ تمہارے ماں باپ ہیں۔ ہر حالت میں اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا۔ حضور ﷺ نے اللہ کے بعد فوراً ماں باپ کا ذکر کیا اس سے پتہ چلا کہ اگر کائنات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد کوئی ہستی موجود ہے۔ تو وہ ماں باپ ہیں ان کی عزت اور معاملات کے ساتھ چلنے کا جو اعلیٰ طریقہ ہے وہ استعمال کرنا ہوگا۔ جیسے فرمایا: ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، باپ کی رضا میں اللہ کی رضا ہے۔ ان کو سمجھنا ہوگا اور ان کے تمام درجات کو اچھی طرح جاننا ہوگا یہ صرف پڑھنے کی چیز نہیں ہے یہ عمل کرنے کی چیز ہے اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا ہے صرف پڑھ کر راضی نہیں رکھنا عمل میں راضی رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔

۳۔ جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑ دینا:

یہ تیسرا حکم ہے۔ کیونکہ جو آدمی جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ کی ذمہ داری اس سے ختم ہو جاتی ہے۔ فرض نماز اس قدر بڑی ہے۔ آج تو روزے ہیں رمضان المبارک کی نماز ہے۔ آج اور رمضان المبارک میں اگر کوئی فرض نماز کو چھوڑتا ہے۔ تو اس کا معاملہ بہت الگ ہوگا نماز تو کسی حالت میں بھی انسان نہیں چھوڑ سکتا

حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا اور سند قائم کر دی

اگر نماز کی فرضیت کا مجھ سے پوچھو تو میں یوں مثال دیتا ہوں اگر کوئی آدمی ڈوب رہا ہے۔ تو اس کے کان میں اذان کی آواز آ جائے اور اسے یقین ہے کہ وہ نہیں بچ سکتا پھر بھی وہ اس بات کی نیت کر لے کہ مولا اگر بچ گیا تو ضرور پڑھوں گا۔ نماز کی فرضیت اس حد تک چلی گئی کہ اس کو یقین ہے کہ میں موت کے منہ میں جا رہا ہوں۔ لیکن پھر بھی نماز کی نیت کرنا ضروری ہوگا فرض نماز کو چھوڑنے والے لوگ فرض نماز کو جان بوجھ کر ادھر ادھر کرنے والے لوگ نمازیں فرض ہوں اور رمضان کا موقع بھی ہو۔

بزرگ فرماتے ہیں

کہ اگر رمضان کے روزے میں اگر کسی نے فرض نماز چھوڑی ہے اور اس کا پڑھنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں ایک تو ہے قضا ہوگئی اس کا پڑھنے کا ارادہ ہے لیکن ایک یہ ہے کہ اس کا پڑھنے کا ارادہ بھی نہیں ہے اور نماز چھوٹ گئی ہے اور اس کا کوئی ارادہ نہیں پڑھنے کا بزرگوں نے لکھا کہ اس کو پانی اور کھانا پیش کیا جائے اور اس کو یہ کہا جائے کہا آپ کا افطاری کیساتھ کوئی تعلق نہیں آپ کھائیں موج کریں۔ آپ کس کو دھوکہ دے رہے ہیں رمضان کا موقع ہو اور انسان ظہر چھوڑ دے عصر چھوڑ دے مغرب عشاء میں سے کوئی چھوڑ دے فجر چھوڑ دے تو فرمایا کہ اس کو پانی اور روٹی پیش کر دی جائے کیونکہ اس کا کوئی تعلق رمضان کے روزے سے نہیں ہے ہماری تو ٪۹۹ قوم جو ہے وہ بے نمازی ہے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو پکے نماز پڑھتے ہیں۔ ان پکے نمازیوں میں سے بھی بہت سارے لوگ عادتاً نماز پڑھتے ہیں ان کو چونکہ عادت ہوتی ہے ان کو نماز کی حقیقت اور نماز کے اندر روحانیت ہے اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ عادتاً پڑھتے ہیں نہ پڑھیں تو کیا کریں ان کا یہ حال ہے کیونکہ وہ عادتاً نمازی لحاظہ اصل نمازی ایک فیصد سے بھی کم ہیں یہ ہماری قوم کی وہ حالت ہے جس پر دعا کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا جا سکتا کہ فرض نماز کو انسان چھوڑ دے اور سمجھیں کہ میرا روزہ ہے اور اس نے اللہ کے اس فرض کو چھوڑا جو اللہ نے لازمی کیا تھا۔ آپ اندازہ کریں کہ رمضان المبارک میں اگر کوئی دو نفل پڑھتا ہے تو اس کو فرضوں جتنا ثواب دیا جاتا ہے۔ اس قدر بلندی نماز کو حاصل ہے اور نفل کسی خاطے میں نہیں آتے عام طور پر اگر کوئی نفل نہیں پڑھتا تو اس سے کوئی پوچھ نہیں ہے لیکن رمضان میں یہ حالت ہوگئی جس نے نفل پڑھے وہ فرض جتنا اجر پا جائے گا بئ کروڑوں نفل پڑھیں جائیں وہ ایک سنت غیر موکدہ کے مقابلے پر نہیں آ سکتے۔

☆ سنت غیر موکدہ:

سنت غیر موکدہ وہ ہے۔ جو حضور ﷺ نے کبھی پڑھی کبھی چھوڑ دی جیسے عصر کی نماز چار سنتیں عشاء کی چار سنتیں جو سنت غیر موکدہ ہیں کبھی آقا علیہ السلام نے پڑھی تھی کبھی نہیں پڑھی تھی۔ تو کروڑوں نفل ایک غیر موکدہ کے مقابلے پر نہیں آ سکتے اور کروڑوں غیر موکدہ مل جائیں تو ایک موکدہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو حضور نے ہمیشہ پڑھی ہیں جیسے فجر کی دو سنتیں، ظہر کی چار سنتیں فرضوں سے پہلے اور دو سنتیں فرضوں کے بعد اسی طرح مغرب کی دو سنتیں فرضوں کے بعد اور عشاء کی دو سنتیں فرضوں کے بعد تو یہ موکدہ ہیں حضور ﷺ کی ایک موکدہ سنت کے مقابلے میں کروڑوں غیر موکدہ ہوں وہ صفر ہیں ان کا کوئی وجود نہیں اور کروڑوں موکدہ سنتیں مل جائیں تو ایک واجب کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو وتر ہیں عشاء میں تین وتر پڑھے جاتے ہیں وہ واجب ہیں ان کو پڑھنا ضروری ہے وہ فرضوں کے قریب چلے گئے ہیں ان کی عزت اور مقام بہت بڑا ہے کروڑوں واجب مل جائیں تو وہ ایک فرض کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو فجر کے دو فرض۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ رمضان میں اگر کوئی دو نفل پڑھتا ہے تو وہ غیر موکدہ نہیں وہ موکدہ بھی نہیں واجب بھی نہیں وہ نفل سیدھا فرض بن گئے اتنی عزت مرتبہ مقام بلند ہوگیا نماز کا اور جس نے رمضان میں فرض چھوڑ دیا اس کا اب اندازہ لگایئے کہ وہ کس حد تک ظلم کرتا رہا۔ ہماری قوم اس حوالے سے بہت پیچھے ہے اس پر ان کے لیے ہدایت کی دعا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

کو

ئی بھی شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑتا ہے حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ کی ذمے داری اس پر سے ختم ہو جاتی ہے۔

دیکھیں نہ ہم سب اللہ کی ذمے داری کے اندر ہیں ہم سب اس کی ذمے داری ہیں وہ ہم سب کی عزتوں کی حفاظت کر رہا ہے ہمارے مال کی حفاظت کر رہا ہے ہماری جان کی حفاظت کر رہا ہے ہمارے بچوں کی حفاظت کر رہا ہے وہ ہماری زندگی کے معاملات کی حفاظت کر رہا ہے ہم اس کی ذمے داری ہیں ہم اس کے بندے ہیں۔اس کے فرشتے ہمارے ساتھ ساتھ طعینات ہیں

☆ آقاﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص کے لیے اللہ نے ۷۰ سے زیادہ فرشتے رکھے ہوئے ہیں جو اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں موجود رہتے ہیں اور ہماری حفاظت کرتے ہیں یعنی ہم ان کی ذمے داری میں تو جو فرض چھوڑتا ہے حضورﷺ فرمارہے ہیں وہ اللہ کی ذمہ داری سے نکل گیا ہے۔اب ان کی جان ضائع ہو جائے اس کا مال ضائع ہو جائے اس کل گھر ضائع ہو جائے اس کی صحت ضائع ہو جائے اس کے بچے ضائع ہو جائیں اس کی اپنی زندگی کی کوئی نہ کوئی نقصان ہو جائے اللہ کا اب کوئی ذمہ نہیں اس کے اوپر جدھر چاہے جا کر ہلاک ہو جائے مر جائے للہ کو اب اس کی کوئی پرواہ نہے جس نے فرض جان بوجھ کر چھوڑ دیے یہاں ایک نہیں دو نہیں تین نہیں کئی کئی مہینے کے فرض چھوٹے ہوئے ہیں یہاں کئی سالوں کے فرض چھوٹے ہوئے ہیں کئی کئی عرصے ہو گئے فرض چھوڑے ہوئے اور سوچتا ہے کہ میں بہت خوش رہنا چاہتا ہوں تو جو شخص اللہ کی ذمے داری میں سے نکل جائے وہ تو گیا کام سے حضور فرمارہے ہیں جان بوجھ کر فرض نہ چھوڑ دینا اگر ایسا کرو گے تم اللہ کی ذمے داری سے نکل جاؤ گے۔اللہ اکبر

۴۔ شراب مت پیو کیونکہ شراب تمام برائیوں اور بے حیائیوں کی جڑ ہے۔

حدیث مبارکہ آقاﷺ نے ارشاد فرمایا:

شراب پینے والا بت پوجنے والے کی طرح ہے۔(استغفر اللہ)۔

فرمایا جو شراب پیتا ہے اللہ کی بارگاہ میں اس وقت وہ بے ایمان لکھ دیا جاتا ہے۔شراب کی اسلام میں سخت ممانت ہے۔جب شراب حرام ہوگئی تو قرآن میں بھی اس کی آیتیں اتر آئیں کہ شراب کو چھوڑ دو یہ سوائے بے حیائی، ناہوست اور غلط کاموں کے بد نصیبی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔حالانکہ عرب کا ایک ایسا خطہ تھا جس میں شراب عام پی جاتی تھی لیکن جب قرآن نے اور حضور نے اس کو حرام کر دیا تو یہ اس طرح خطہ عرب مٹ کر رہ گئی جس طرح کبھی خطہ عرب میں آئی ہی نہیں شراب ہماری قوم کے اندر بھی لوگ اس کو بڑے اہتمام سے س کو پیتے ہیں ہمارا امیر طبقہ وہ اس کو بڑا استعمال کرتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں شراب تو ایک مشروب ہی ہے۔ ایک پینے کی چیز ہے۔جی نہیں یہ مسئلہ نہیں ہے سور کا گوشت بھی کھانے کی چیز ہے لیکن اسلام جس شے سے منع کر دے جس شے کے اوپر اسلام قلم پھیر دے اس کے اوپر تقریر نہیں ہو سکتی اپنی عقل گھوڑے دوڑانا بند کرنا پڑھیں گے۔

☆ حضرت علامہ پروفیسر محمد وسیم فاروقی دامت برکاتہم عالیہ فرماتے ہیں۔

میرے پاس ایک شخص آیا اس نے پوچھا کہ جب عورت کو طلاق ہو جاتی ہے۔اس کے بعد اس عورت کو دوبارہ کسی مرد کے ساتھ نکاح کر لے اس کے بعد باقاعدہ زوجیت کے تعلق بھی قائم کرے پھر وہ مرد اس کو طلاق دے اس کے بعد وہ عدت گزارے پھر وہ دوسرے مرد کے نکاح میں جا سکتی ہے۔جو قرآن کا حکم ہے قرآن کا جو فیصلہ ہے حلالہ کیا جا سکتا ہے۔سوال یہ تھا کہ مجھے سمجھایا جائے مجھے کوئی عالم جواب نہیں دے سکا آج تک کسی عالم دین نے مجھے مطمئن نہیں کیا کہ حلالہ میں عورت کا ہی نقصان ہوتا ہے کہ عورت کو کیوں اتنی سزا دی گئی ہے عورت کو کیوں اتنی تکلیف دی گئی ہے حالانکہ طلاق تو مرد نے دی ہے سزا عورت کو کیوں دے رہے ہیں مجھے مطمئن کرو مجھے بتاؤ کیسے مجھے کوئی اس کی وجہ بیان کرو تو اس لیے میں نے عرض کیا تھا محترم بات یہ ہے قرآن کے بہت سارے فیصلے اس کے اوپر رزہ برابر آپ اپنا دماغ استعمال کریں گے تو آپ کفر کی حد تک پہنچ جائیں گے۔بعض فیصلوں کے آگے سر جھکانے کے کوئی بھی دوسرا عمل کیا جاتا اسی کے اندر حلالے کا حکم ہے جب قرآن نے کہہ دیا کہ یہ عورت نے ہی کرنا ہے تو اس پر گھوڑے دہرانا بند کرنے پڑیں گے عقل چھوڑ دے گی آپ کہے گے ٹھیک ہے مولا جو تیرا فیصلہ ہے۔

قرآن کا فیصلہ ہے جب جائیداد تقسیم ہو اس میں کہ عورت کو ایک حصہ اور مرد کو دو حصے دئے جائیں۔اب عقل یہ کہتی ہے کہ مرد تو پہلے ہی کماتا ہے اس کو دو کیوں دے رہے ہیں آپ اس کو ایک دی نہ اور عورت چونکہ گھر رہتی ہے اس کو دو حصے دیئے جائیں۔لیکن قرآن کے ہر فیصلے کے آگے سر جھکانا ہوگا۔قرآن نے جب کہہ دیا کہ عورت کو ایک حصہ ملے گا اور مرد کو دو گنا ملے گا تو اسی کے اوپر قائم رہنا ہوگا ہم بعض لوگ نہ اپنی نہ نہیں مجھے کوئی عالم دین مطمئن نہیں کر سکا بئ نہ ہو مطمئن تجھے مطمئن کرنا کوئی فرض ہ ہم پر قرآن کی بعض آیتوں پر انسان کی عقل کے گھوڑے چھوڑ دیئے جائیں۔

اسی طرح شراب کی آیت شراب ایک مشروب ہے لیکن جب قرآن نے یہ کہہ دیا تو حرام ہے اس کو چھوڑنا ہوگا اس پر تقریر بند کرنی ہوگی۔اس کے اوپر کوئی دلیل اور ثابت کرو کے لفظ نہیں آئیں گے یہ قرآن کے فیصلے ہیں۔حضورﷺ نے بھی چونکہ اپنی حدیث میں منع فرما دیا ہے کہ شراب مت پیو اس لیے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔شراب سے ہر حالت میں اجتناب کرنا ضروری ہوگا۔

۵۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو اور گناہوں سے بچو:

کیونکہ نافرمانی کرنے سے اللہ کا غصہ لازم آئے گا نافرمانی اللہ کی چاہے چھوٹی ہو چاہے بڑی ہو گناہ ہر حالت میں اللہ سے دور کر دیتا ہے گناہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو گناہوں سے اللہ کی دوری لازم ہے اللہ کی ناراضگی لازم آئے گی لحاظہ ہم بڑی عجیب قوم ہیں ہم عجیب لوگ ہیں

ہم نیکیاں تو کرتے ہی ہیں لیکن ہمارا ایک اور مسئلہ بھی ہے بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارا ہم نیکیاں کرتے کرتے ساتھ گناہ نہیں چھوڑتے نیکیاں کرتے رہتے ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑے گے وہ پھر پرہیز نہیں ہو گا۔جب گناہوں سے ہاتھ کھنچنا نہیں ہے تو آپ کتنا اعلی عمل کر لیں۔کتنا ہی اچھا حج کر آئیں، کتنا ہی اچھا عمرہ کر آئیں، کتنی ہی اچھی نماز پڑھ لیں کتنا ہی اچھا درود پڑھ لیں کتنے ہی اچھے کام بجالائے لیکن اللہ کی

بارگاہمیں جوں ہی گناہ ہوا تو وہ لیول ہو گیا برابر ہو گیا صفر ہو گیا۔ گناہ نہیں چھوڑتے۔

اگر کوئی شخص اچھے ڈاکٹر سے نسخہ لکھواتا ہے نسخے کو لکھوانے کے بعد اس بات کی بھی ڈاکٹر تاکید کرتا ہے محترم آپ نے ٹھنڈی چیز نہیں کھانی آپ نے اش کو دودھ کے ساتھ کھانا ہے آپ نے کوئی مراغل غذا نہیں کھانی اب وہ شخص جس کو اتنا اعلیٰ نسخہ کسی اچھے ڈاکٹر سے مل جائے لیکن وہ پرہیز نہیں کرے اب پرہیز یہ تھا کہ نہیں کھانی تھی اس نے کوئی مراغل چیز نہیں کوئی ٹھنڈی چیز کھانی تھی یہ پرہیز تھا یہ شرط تھی اس دوائی کے اثر کے لیے لیکن اس نے پرہیز نہ کیا تو کتنی ہی قیمتی دوائی ہو آپ کتنا ہی جا کر کعبے کے قریب بیٹھ جائیں آپ کتنا ہی اپنے شیخ و مرشد کے قدموں میں کس کے بیٹھے رہے آپ کتنا ہی خوبصورت جو باٹوپی امامہ رومال لے لیں کتنا ہی اچھا مصلح کتنی ہی اچھی تسبیح پکڑ لیں ہاتھوں میں لیکن اگر آپ پرہیز ہی نہیں کرتے آپ دیکھیں قرآن میں ایک لفظ آتا ہے بار بار آتا ہے۔

قرآن میں ایک لفظ آتا ہے بار بار اللہ محبت کرتا ہے۔ پرہیزگاروں سے نیکوکاروں سے بعد میں اللہ محبت کرتا ہے۔ پرہیزگاروں سے پرہیزگار مطلب روک جانے والے پیچھے ہٹ جانے والے چھوڑ دینے والے گناہ نہ کرنا بہت بڑی نیکی ہے

مثال:

آپ نے نماز پڑھی ساتھ ہی فلم دیکھ لی، نماز پڑھی ساتھ ہی چغلی کر دی، نماز پڑھی ساتھ ہی جھوٹ بول دیا، نماز پڑھی ساتھ ہی ماں باپ کو گالی دے دی، نماز پڑھی ساتھ ہی شوہر سے لڑائی کر لی بیوی سے لڑائی کر لی نماز پڑھی ساتھ ہی ظلم و زیادتی کر لی وہ لیول ہو گیا ہماری زندگی میں برکتیں کیوں نہیں آتی اپنے شیخ کے ہوتے ہوئے، قرآن کے ہوتے ہوئے، ہمنبی کے ہوتے ہوئے اللہ کے کریم رب کے ہوئے ہوئے ہم پرہیز نہیں کرتے۔ پرہیز نہیں ہے ہماری زندگی میں اللہ جو جتنا بڑا پرہیزگا اتنا بڑا اللہ کا ولی۔ جو جتنا زیادہ برائیوں سے زیادہ پیچھے وہ اتنا زیادہ اللہ کے قریب پرہیز کرنا بہت بڑی چیز فرمایا لہذا نافرمانی سے بچو۔ پیچھے ہٹ جاؤ، گناہ چھوڑ دو گناہ نہ کرو لچھابعص جو ہیں کہتے ہیں کہ ہم جب گناہ جن میں جھوٹ ہے بددیانتی ہے ظلم ہے زیادتی ہے زبان کی غلطیاں ہیں ہاتھوں کی غلطیاں ہیں بہت کچھ ہے ہم نہ کرتے ہم اچھے انسان ہیں ہم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہوا حضرت صاحب لیکن جناب آپ نے نماز نہیں پڑھی اس عہ گناہ سمجھتے ہی نہیں ہئ یہ جو نہیں پڑھی گناہ ہو گیا نہ اس لیہر طرح کے گناہوں سے بچنا چاہے وہ باطنی ہیں یا ظاہری ہیں گناہوں کے اندر انسان ہو اور سکون پا جائے یہ نہیں ہو سکتا ٹینشن سٹرس یہ سب نام ہیں گناہوں کے جس کو ٹینشن رہتی ہے ذہن ہر وقت پریشان رہتا ہے حضرت صاحب کندھے درد کرتے ہیں آنکھیں درد کرتی ہیں ذہن ہر وقت دباؤ میں ہے ڈاکٹر نے کہا تم بالکل ٹھیک ہو تمہارے ٹیسٹ بھی ٹھیک ہیں تمہارے دماغ کی حالت ہر جگہ ٹھیک نظر آتی ہے لیکن پتہ نہیں کیا ہے وہ کیا نہیں ہے تم نے گناہ کیا ہوا ہے اس گناہ نے تمہیں بلغ چین رکھا ہوا ہے

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے گناہ گار کے لیے سب سے زیادہ عذاب ہے۔ اللہ اس کی عبادت کی لذت چھین لیتا ہے وہ عبادت کرتا ہے وہ نماز پڑھتا ہے۔ وہ روزے رکھتا ہے نیکیاں کرتا ہے حج، زکوۃ سارا کچھ کرتا ہے لذت نہیں آتی اس میں مگر اس کی دعاؤں میں لذت نہیں آتی دعا کے لیے ہاتھ اٹھنا اللہ کا قرب ہے اس لیے گناہوں سے ہر حالت میں بچنا ہوگا چاہے چھوٹے ہیں یا بڑے ہیں کسی حالت میں گناہ نہیں کرنا ہے تبھی نیکیاں اثر کرتی ہیں میں نے دیکھا بہت سارے لوگ حج کر آتے ہیں عمرے کر آتے ہیں کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اللہ بار بار بولاتا ہے بار بار بولاتا ہے لیکن آپ ان کے قریب بیٹھ کر دیکھیں آپ کو بدبو آئے گی ان سے گن آئے گی ان سے ان کے کردار سے یار شکر ہے میں نہیں گیا میں اس سے تو اچھا ہی ہوں تو یہ کوئی criteria نہیں کہ آپ دس حج کر آئے ہیں تو آپ اللہ کے قرب میں چلے گئے ہیں یہ کام یہ عمل پرہیزگاری سے ہوگا۔ متقی بننے سے ہوگا تقوا اصل میں پیچھے ہٹنے کا نام ہے ڈرنے کا نام ہے۔

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

۶۔ جب میدان جہاد ہو دشمنوں کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیرنا، پیچھے نہ ہٹنا اگر چلے تمہارے ساتھ والے ہلاک ہو جائیں:

اگر کسی جگہ ایسا معاملہ بنا جہاد کرنے کا تم نے میدان چھوڑ کر بھاگنا نہیں پیچھے نہ ہٹنا بلکہ اپنی زندگی کو اللہ کے سپرد کر دینا یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے۔

۷۔ جب لوگوں میں کوئی وبا پھیل جائے اور اس وبا سے موت عام ہو جائے تو تم اس علاقے میں ہی رہنا بھاگ نہ جانا:

کیونکہ موت جہاں بھی جاو گے آ جائے گی حضور کے اس حکم میں بڑی حکمت ہے اگر تمہیں ایسا معاملہ پیش آ گیا ہے تو ٹھہرے رہنا۔ ہو سکتا ہے اگر تم نکل گئے تو بہت سارے لوگوں کو تمہاری ضرورت ہوگی۔ اگر تم ٹھیک ہو وہی رہو لوگوں کی مدد کرو لوگوں کی مشکل میں ان کے کام آؤ اس وبا کی حالت میں دور نہ جانا۔

۸۔ اپنے اہل و عیال پر اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق خرچ ضرور کرنا:

یہ حضورﷺ کا بہت پیارا حکم ہے۔ اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق خرچ ضرور کرنا لوگ بہت اچھا کماتے ہیں لیکن گھر کے حالات ٹھیک نہیں ہوتے۔ کیوں کیونکہ وہ جان بوجھ کر اپنے گھر والوں کو خرچے سے تنگ رکھتے ہیں تو اہل و عیال پر خرچ کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے اپنے بچوں پر، بیوی پر، شوہر پر اپنے گھر والوں پر بہنوں پر بھائیوں پر خرچ کرنے والے لوگ

☆ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی مومن کے لیے سب سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو خرچہ دیتا ہے۔

سب سے بہترین صدقہ مسجدوں، مدرسوں میں دینے سے زیادہ فضیلت رکھنے والا اپنے بچوں اور بیوی پر خرچ کیا جائے خرچہ دیا جائے ان کو وسعت دی جائے۔ ان کے اوپر خرچ کر کے ان کی زندگی آسان کی جائے۔ حضورﷺ باقاعدہ نصیحت فرما رہے ہیں۔ ضرور اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرو۔ جو باہر دوستوں کے ساتھ روٹی پانی اڑاتے ہو گھر کے اندر بھی اڑاؤ۔

جو باہر دوستوں کیساتھ بیٹھ کر تم کھاتے اور پیتے ہو وہی گھر میں بھی لے کر آؤ وہ نعمتیں گھر والوں کو کھلاؤ۔ یہ ہمارا عجیب وتیرا ہے باہر اگر آپ دیکھیں جناب بہت وسعت نظر آئے گی بہت اچھے انداز میں دوستوں کے ساتھ کھانا پینا چلے گا لیکن گھر میں دال کھلا رہے ہوں گے لیکن یہ ظلم نہ کیا جائے وسعت کے مطابق خرچ کیا جائے اپنے گھر والوں پر۔

اپنے اہل وعیال کو آداب سکھانے کے لیے اپنی لاٹھی ان سے نہ ہٹانا، اگر تم گھر میں بڑے ہو تو تمہیں چاہیے کہ اپنے اہل وعیال کو ادب سیکھاؤ۔ تمہاری بیوی تمہارے بچے باادب ہوں اس کی ذمے داری تمہارے اوپر ہے لاٹھی نہ ہٹانا سے مطلب یہ ہے کہ سختی نہ چھوڑو۔ سختی اپنے اہل وعیال کے ساتھ ادب سیکھانے کے معاملے میں کرنا یہ اسلام کا حکم ہے کہ اپنے اہل وعیال کو بڑے احسن انداز میں نیکی کے اوپر لانے کے لیے سختی تھوڑی کرنا ضروری ہے حضورﷺ کا بھی یہ طریقہ رہا ہے۔ اور آپ نے کچھ حکم اپنے گھر والوں کو دیئے ہوئے تھے۔

۱۔ حضرت امام حسین اور حسن گلی میں نہ جائیں۔ حضرت فاطمہ کو با قاعدہ حکم دیا ان کو گلی میں جانے سے روکا جائے۔ گھر کے اندر ہیں اگر کھیلنا چاہے تو ان کو مسجد کا صحن دیا جائے۔ باہر نہ نکلیں۔

۲۔ آپﷺ فجر کی جماعت کے بعد خود چلے جاتے تھے اپنی ازواج کے پاس ان کے ہجروں میں جاتے تھے اور با قاعدہ ہر اپنی زوج کو اٹھا کر نماز فجر کی تلقین کرتے تھے حضرت فاطمہؓ کے پاس تو خصوصی جایا کرتے تھے اور جا کر با قاعدہ اپنی بیٹی کو دیکھتے کہ آپ نماز فجر پڑھ رہی ہیں یا پھر نہیں۔

ایک بار ایسا ہوا حضور نے دیکھا کہ آپ لیٹی ہیں حضرت فاطمہؓ تہجد کی نماز پڑھ کر کمر سیدھی کرنے کے لیے لیٹی تھیں اور شائد آنکھ بند تھی تو حضورﷺ کو لگا کہ شائد میری بیٹی سوگئی ہے تو نماز فجر جائے گی تو آپﷺ نے ہاتھ سے نہیں ہلایا آپ نے جا کر آواز بھی نہیں دی بلکہ چار پائی کو اپنا پاؤں مبارک ٹکڑا کر زور سے چار پائی کو ہلا دیا اور فرمایا اے فاطمہؓ اٹھ جا تجھے فجر پڑھنی ہے محمدﷺ کی بیٹی ہونا تم کو بخشوا نہیں سکتا۔ تو یہ ادب کی لاٹھی حضورﷺ نے بھی اپنے گھر والوں پر رکھی ہی ہم اس کو جب بھی اپنے آپ کو نرم کریں گے۔ ہمارے گھر جو ہیں وہ جہنم بن جائیں گے۔ وہ والد جو اپنے بچے کو پڑھائی پر مار مار کر لاسیں ڈال دیتا ہے وہ پانچ وقت کی نماز کا کیوں نہیں پوچھتا وہ والد جو ہلکا سا کلاس ٹوٹنے پر بچے کا منہ طور دیتا ہے اس کو جب گناہوں میں مبتلا دیکھتا ہے تو کیوں نہیں اس کا منہ توڑتا یہ ظلم اور زیادتی ہم خود کرتے ہیں گھر والوں کے ساتھ ان کو موقع دیتے ہیں کہ خوب گناہ کریں میں تمہیں کما کر دے رہا ہوں کھائی جاؤ اور گناہ کرتے جاؤ۔ ایسا نہیں کرنا حضور فرما رہے ہیں کہ اپنے اہل وعیال کو ادب سیکھانے کے لیے ان پر لاٹھی اٹھانی ہے۔ اس طرح کا معاملہ رکھیں کہ آپ کا رعب گھر والوں پر اس طرح قائم ہو۔ کہ میرے والد والدہ بھائی کو پتہ چلا علم ہوا تو میری خیر نہیں ہے۔ بہت ضروری ہے بڑی اعلی نصیحت آقاﷺ نے فرمائی۔

۹۔ اللہ کے معاملے میں اپنے اہل واعیال سے ڈراتے رہو اور نصیحت کرو اچھی باتیں بتاؤ کہ رب کون ہے:

اچھی باتیں بتاؤ۔ کہ اللہ کے معاملات کیا ہیں نماز نہ پڑھی جائے تو کیا ہوگا؟ حضورﷺ کے نافرمانوں کا کیا حشر ہوتا ہے؟ حضورﷺ کی محبت والوں کو کیا انعام ملتے ہیں۔ یہ سب کچھ ماں باپ کی طرف سے بچوں کے ذہنوں کی طرف جایا جائے مجھے نہیں لگتا کہ کوئی دنیا میں عالم دین کی ضرورت پڑے گی ماں باپ کی طرف سے جب یہ رحمت اور کرم بچوں کے ذہنوں کی طرف سے جا رہا ہو جیسے میں کل بھی عرض کر رہا تھا ماں باپ اگر آئیڈل بن جائیں تو بچے خودی آئیڈل ہوں گے آپ کو ضرورت ہی نہیں ہے محنت کی فرمایا اپنے اہل وعیال کو ڈراتے رہنا اگر ان میں سے کسی کی سختی ضروری ہو تھوڑا سا مارنا ضروری ہو تو اس سے اعراض نہ کرنا جھکنا نہیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔:

وہ باپ خوش نصیب ہے جو اپنے بچوں کو مارنے کے لیے گھر میں کوڑا رکھتا ہے۔

اس حد تک حضورﷺ کی حدیث کو اٹھا گئے کہ میں خوش نصیب کہتا ہوں اس باپ کو جو اپنے بچوں پر سختی کرتا ہے نیکی کی طرف لانے، برائی سے دور کرنے کے لیے خوب اس کی ٹکائی کرتا ہے اگر وہ غلطی کرتا ہے۔ یہ علما کا اللہ والوں کا رنگ ہے جو اولاد کی تربیت کے لیے ضروری ہے محبت اپنی جگہ ہے پیار اپنی جگہ ہے ضرور کیا جائے گا لیکن اولاد نافرمانیوں کی حدیں چھور ہی ہے اور باپ ماتھے چوم رہا ہے اولاد گناہوں میں ڈوبتی جا رہی ہے باپ اس کی جیب میں پیسے ٹھوس رہا ہے ان کو سہولتیں گاڑیاں بنک بیلنس دے رہا ہے ان کے مزے کرنے کے لیے ان کی زندگی آسان کر رہا ہے وہ تو تمہارے لیے جہنم کا دروازہ بن جائیں گے اس لیے ہر حالت میں اولاد کو اس احادیث کے مطابق لاٹھی رکھنی ہوگئی یہ مجھے بھی دیکھنا ہے اور آپ کو بھی ہر ایک کو اپنی اولاد کے لیے چھوٹوں کے لیے اسی طرز عمل کا مظہرہ کرنا ہے۔

۱۰ ۔ ان کو اچھی باتوں اور نصیحت کی تلقین کیا کرتے رہو:

نصیحت کرنا اپنے گھر میں نصیحت کا ماحول بنانا یہ بہت ضروری ہے گھر میں چھوٹی سی محفل کر کے اپنے بچوں کو خودی نیکی کی تعلیم دیں ایک باپ جب قرآن پڑھ رہا ہو اور بچے بیٹھ کر سن رہے ہوں باپ قرآن پڑھ رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ بیٹوں دیکھو قرآن میں کیا لکھا ہے جس بچے کو تلقین اس کے باپ کی طرف سے آ جائے کوئی دنیا کا شیطان اس کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ یہ تلقین کون کر رہا ہے اس کا باپ بیٹھ کر قرآن کھول کر اپنے بچے کو سمجھا رہا ہے آئیڈل صورت حال آج کے دور میں باپ یہ کہہ کر جان چھڑوا دیتا ہے کہ یہ تو مولوی صاحب نے کرنا ہے جاتے ہو نہ قاری صاحب کے پاس وہ تمہیں پڑھا رہے ہیں نا سکولوں ڈال دیا ہے بس ٹھیک ہے۔ ایسے نہیں ہونا جو باپ اور ماں کی تلقین ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا۔

☆ حضرت امام غزالیؒ

حضرت امام غزالیؒ کیوں امام غزالی بن گئے۔ آپکی والدہ ایک اعلیٰ اور نیک خاتون تھیں، آپ دو بھائی تھے ایک محمد غزالی اور ایک احمد غزالی۔ دونوں مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔ ہوا یہ کہ جو ایک بار احمد غزالی جماعت کروا رہے تھے اور محمد غزالی پیچھے کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر گزری تو محمد عزالی آپ نے نماز توڑی اور باہر آ کر سبزی والے کے پاس کھڑے ہوگئے۔ مسجد کے باہر سبزی والا کھڑا تھا لوگوں نے دیکھ لیا عجیب حرکت کی ہے۔ فرض نماز توڑ دی اور باہر جا کر کھڑے ہوگئے ہیں، یہ خبر ان کی والدہ تک پہنچائی گئی کہ ایک بھائی جماعت کروا رہا تھا دوسرا باہر جا کر کھڑا ہوگیا آپ نے دونوں کو بلا لیا اور کہا کہ یہ تم

نے کیا حرکت کی ہے، کہا امی جان دیکھیں آپ نے ہمیں تعلیم دی ہے آپ نے ہی ہمیں نماز سمجھائی ہے۔ آپ اس سے پوچھیں کے جب یہ جماعت کروا رہا تھا تو اس کو یہ خیال نہیں آیا کہ امی نے مجھے سبزی لینے بھیجا تھا اور میں سبزی لے کر نہیں آیا تو آپ جانتی ہیں جہاں امام ہونا چاہیے۔ مقتدی بھی وہی ہونا چاہیے۔ تو میں سبزی والے کے پاس چلا گیا۔ جہاں امام تھا۔ وہاں میں بھی چلا گیا۔ آپ نے سمجھایا ہوا ہے امام جہاں ہوتا ہے مقتدی بھی وہی ہوتا ہے کیسی تعلیم دی ماں نے میں سبزی والے کے پاس آ گیا۔ ماں نے دونوں کے کان پکڑ لیے اور کہا تم دونوں ہی نکمے ہو ایک نماز میں سبزی والے کے پاس چلا جاتا ہے اور دوسرا لوگوں کے دل پڑھتا رہتا ہے۔ تم دونوں ہی نکمے ہو۔ جو تعلیم ماں باپ سے آ جائے اس کا کوئی جوڑ نہیں۔ یہ حضورﷺ کی حدیث اتنی گہرائی والی ہے۔ ہم نغ اگر اپنی ڈیوٹی پوری نہ کی اگر تعلیم نہ دی تو سکول، کالج میں جو ہو رہا ہے وہ ہم جانتے ہیں۔ جو مدرسوں میں پڑھایا جا رہا ہے وہ بھی آپ خوب جانتے ماں اور باپ سے تعلیم جانی ہے تبھی بچوں نے آئیڈل بننا ہے۔ اللہ اکبر

یہ دس نصیحتیں جو حضورﷺ نے ہم تک پہنچائی۔ یہ وہ دس نصیحتیں ہیں جو ہماری پوری زندگی کا اخاطہ کر رہی ہیں اگر کوئی ان میں سے دو چار بھی پوری کرے تو ہماری زندگی اعلیٰ سے اعلیٰ ہو سکتی ہے۔۔ جنت بن سکتی ہے۔

اللہ ہمیں ان میں سے ہر ایک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین